# کیا قسم کا کفارہ بہن کو دے سکتے ہیں؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مجھے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہے۔ چونکہ دس صدقہ فطر کی رقم آج کل تقریباً دو، ڈھائی ہزار روپے بنتی ہے، تو کیا میں یہ رقم کسی اور کو دینے کی بجائے اپنی بہن کو دے سکتا ہوں؟ اس سے کفارہ بھی ادا ہو جائے گا اور میری بہن کی مدد بھی ہو جائے گی۔

ایک عالم صاحب کا کہنا ہے کہ کفارے کی رقم دس لوگوں کو دینا ضروری ہے، ایک شخص کو دینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا، کیونکہ قرآنِ پاک میں دس مساکین کو دینے کا حکم ہے۔ اس بارے میں میری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ آیا ان کا کہنا درست ہے؟ کیا ایک ہی شخص کو کفارے کی ساری رقم ادا نہیں کی جا سکتی؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر آپ کی بہن شرعی فقیر ہیں اور کوئی مانع (جیسے سید ہاشمی وغیرہ ہونا) موجود نہیں تو قسم کے کفارے کی رقم بہن کو دی جا سکتی ہے۔ البتہ ساری رقم ایک ہی دن میں دینا درست نہیں، کیونکہ ایک دن میں ایک شخص کو صرف ایک صدقہ فطر کی مقدار ہی دی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اگر بہن ہی کو ساری رقم دینا چاہتے ہیں تو دس دن تک روزانہ ایک صدقہ فطر کی مقدار انہیں دیں، اس طرح کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ

اپنی بہن کو قسم کے کفارے کی رقم دینا جائز ہے، کیونکہ قسم کے کفارے کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے مصارف ہیں۔ جس طرح شرعی فقیر ہونے کی صورت میں بہن کو زکاۃ دینا جائز بلکہ افضل ہے، اسی طرح اسے قسم کے کفارے کی رقم دینا بھی جائز بلکہ افضل ہے۔

البتہ ایک شخص کو ایک دن میں اکٹھی دس صدقہ فطر کی رقم یا ایک ہی دن میں ایک سے زائد صدقہ فطر کی رقم دیں گے تو صرف ایک ہی صدقہ فطر ادا ہوگا، کیونکہ اس کفارے میں ایک دن میں ایک شخص کو صرف ایک ہی صدقہ فطر ادا ہو سکتا

ہے۔ اس لیے اگر ایک ہی شخص کو کفارے کی ساری رقم دینا چاہیں تو دس دنوں میں دینا ضروری ہے۔

رہا یہ اشکال کہ قرآنِ پاک میں دس مساکین کو کفارہ دینے کا حکم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ''

ترجمہ: ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا۔ (سورۃ المائدہ، آیت: 89) اور بظاہر ایک ہی شخص کو کفارے کی پوری رقم دینا، چاہے وہ دس مختلف دنوں میں ہو، اس حکم کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ دس روز تک ایک شرعی فقیر کو دینا حکماً دس فقراء کو دینا ہے۔ اس لیے کہ کفارے کی اصل غرض حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنا ہے، اور کسی محتاج کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار دینے سے اس کی اس روز کی حاجت پوری ہو جاتی ہے، لہٰذا اسے اسی روز ایک سے زائد صدقۂ فطر کی مقدار دینا ایسے ہی ہے جیسے غیر محتاج کو دینا، تو یوں ایک دن میں ایک فقیر کو ایک سے زائد صدقۂ فطر کی مقدار دینا درست نہیں۔ لیکن ہر دن نئی حاجات اور ضروریات کو جنم دیتا ہے، اسی بنا پر شریعت نے ہر دن کو ایک نئی حاجت کا قائم مقام ٹھہرایا۔ چنانچہ جو شخص کل محتاج تھا اور حاجت پوری ہونے کے بعد غیر محتاج ہو گیا تھا، آج نئی حاجت کی بنا پر پھر محتاج شمار ہوگا، اور اس طرح گویا وہ دوسرا محتاج شخص قرار پائے گا۔ اس ترتیب سے اگر دس دن تک ایک ہی شخص کو کفارہ دیا جائے تو یہ حکماً دس فقیروں کو دینے کے مترادف ہوگا اور قرآن کریم کے مقصد یعنی دس فقراء کی حاجت روائی پر حکماً عمل ہو جائے گا۔

اب تمام تر تفصیل پر بالترتیب دلائل ملاحظہ فرمائیں:

**قسم کے کفارے کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے ہیں۔** صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ قسم کے کفارے کے بیان میں لکھتے ہیں: "کفارہ انہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔" (بہار شریعت، حصہ 9، ص 311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**اور بہن بھائی کو زکاۃ و صدقات دینا، نا صرف جائز بلکہ افضل ہے۔** بہار شریعت میں ہے: "زکاۃ و غیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے۔" (بہار شریعت، حصہ 5، ص 933، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**ہاں اگر ایک ہی شخص کو سارا کفارہ ادا کرنا چاہیں تو دس دنوں میں ہر روز ایک صدقۂ فطر دیں، ایک دن میں ایک سے زائد نہیں دے سکتے۔** علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"لو أعطى مسكينا واحدا في عشرة أيام كل يوم نصف صاع يجوز، ولو أعطاه في يوم واحد بدفعات في عشر

ساعات، قیل یجزئ، وقیل لا وهو الصحیح لأنه إنما جاز إعطاؤه في الیوم الثاني تنزیلا له منزلة مسکین آخر لتجدد الحاجة"

ترجمہ: اگر کوئی شخص دس دن تک روزانہ ایک فقیر کو نصف صاع دے تو یہ جائز ہے اور اگر وہی شخص ایک ہی دن میں دس مختلف گھڑیوں میں اُسی فقیر کو نصف صاع بار بار دیتا ہے، تو اس میں اختلاف ہے، بعض نے کہا یہ کافی ہو جائے گا اور بعض نے کہا کافی نہ ہو گا اور یہی صحیح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے دن دینا، اس لیے درست ہوا کہ ضرورت دوبارہ پیدا ہونے کی وجہ سے اسے ایک اور فقیر کے قائم مقام سمجھا گیا۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج3، ص725، دار الفکر)

بہار شریعت میں ہے: "یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردے یا دس ۱۰ روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیدیا کرے۔" (بہار شریعت، حصہ9، ص305، ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**اگر ایک دن میں ایک ہی فقیر شرعی کو ایک سے زائد صدقۂ فطر کی مقدار دی تو فقط ایک ہی صدقۂ فطر ادا ہو گا، جیسا کہ درمختار میں ہے:**

"(ولو أباحه کل الطعام في یوم واحد دفعة أجزأ عن یومه ذلك فقط) اتفاقا (وکذا إذا ملکه الطعام بدفعات في یوم واحد علی الأصح) ذکره الزیلعي، لفقد التعدد حقیقة وحکما"

ترجمہ: اگر ایک دن میں اکھٹے دس دنوں کا کھانا مباح کر دیا تو بالاتفاق صرف اسی ایک دن کا ادا ہو گا۔ اسی طرح اگر دس دن کا کھانا ایک ہی دن میں متفرق طور پر اس کی ملک کر دیا تو بھی اصح قول کے مطابق ایک ہی دن کا ادا ہو گا، اسے علامہ زیلعی نے ذکر کیا، کیونکہ (ان دونوں صورتوں میں) تعدد فقراء (دس فقراء کی منصوص تعداد) حقیقتاً و حکماً دونوں طرح مفقود ہے۔ (الدر المختار و رد المحتار، ج3، ص480، دار الفکر)

نیز علامہ زیلعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"لو أعطی مسکینا واحدا کله في یوم واحد لا یجزیه إلا عن یومه ذلك۔۔ وهو الصحیح، ووجهه أن المعتبر سد خلته، وقد اندفعت حاجته في ذلك الیوم فالصرف إلیه بعد ذلك یکون إطعام الطاعم فلا یجوز کما لا یجوز دفعها إلی الغني"

ترجمہ: اگر کسی نے ایک ہی دن میں سارا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے دیا تو وہ صرف اسی ایک دن کی طرف سے ادا ہو گا۔۔۔ اور یہی صحیح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل لحاظ فقیر کی حاجت پوری کرنے کا ہے، اور جب ایک دن کی

حاجت پوری ہوگئی تو اس کے بعد دینا ایسا ہے جیسے پیٹ بھرے ہوئے کو کھلانا، جو جائز نہیں، جیسے مالدار کو دینا جائز نہیں۔ (تبیین الحقائق، ج 3، ص 12، مطبوعہ قاھرہ)

**رہا یہ اشکال کہ قرآن پاک میں دس مساکین کو کفارہ ادا کرنے کا حکم ہے تو ایک شخص کو دس دن تک یہ کفارہ دینا کیسے درست ہے؟ اس اشکال اور اس کے جواب کو علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں بیان کیا:**

”وهل يشترط عدد المساكين صورة في الإطعام تمليكا وإباحة؟ قال أصحابنا: ليس بشرط وقال الشافعي رحمه الله شرط، حتى لو دفع طعام عشرة مساكين۔۔۔ إلى مسكين واحد في عشرة أيام كل يوم نصف صاع۔۔أجزأ عندنا وعنده لا يجزيه إلا عن واحد واحتج بظاهر قوله جل شأنه (فكفارته إطعام عشرة مساكين) نص على عدد العشرة فلا يجوز الاقتصار على ما دونه۔۔۔(ولنا) أن في النص إطعام عشرة مساكين۔۔۔قد يكون صورة ومعنى بأن يطعم عشرة من المساكين عددا في يوم واحد أو في عشرة أيام، وقد يكون معنى لا صورة وهو أن يطعم مسكينا واحدا في عشرة أيام۔۔۔لأن الإطعام لدفع الجوعة وسد المسكنة، وله كل يوم جوعة ومسكنة على حدة لأن الجوع يتجدد، والمسكنة تحدث في كل يوم، ودفع عشر جوعات عن مسكين واحد في عشرة أيام في معنى دفع عشر جوعات عن عشرة مساكين في يوم واحد أو في عشرة أيام، فكان هذا إطعام عشرة مساكين معنى فيجوز“

ترجمہ: کیا کفارہ میں کھانا کھلانے کے لیے مساکین کی تعداد کا صورتاً پایا جانا (چاہے تملیک کی صورت ہو یا صرف کھانے کی اجازت دینے کی صورت) شرط ہے؟ ہمارے اَصحاب نے کہا: یہ شرط نہیں ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے شرط قرار دیا۔ اس بنا پر اگر کسی نے دس مساکین کا کھانا ایک ہی مسکین کو دس دن میں دیا، یعنی ہر دن نصف صاع، تو ہمارے نزدیک یہ کافی ہوگا، لیکن اُن کے نزدیک صرف ایک مسکین کا کفارہ ادا ہوگا اور باقی شمار نہیں ہوگا۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو پیش کیا (اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھلانا ہے)۔ اس آیت میں دس کی تعداد کو واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے، لہٰذا اس سے کم پر اکتفا کرنا درست نہیں۔۔۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے فرمان میں دس مساکین کو کھلانے کا ذکر ہے۔۔۔ یہ کبھی صُورۃً و معنیً ہوتا ہے یوں کہ دس مساکین کو ایک ہی دن میں یا دس دنوں میں کھانا کھلائے، اور کبھی معنیً ہوتا ہے لیکن صُورۃً نہیں جیسے ایک ہی مسکین کو دس دنوں تک کھانا کھلائے۔۔۔ کھلانے کا مقصد بھوک دور کرنا اور محتاجی ختم کرنا ہے، اور فقیر کے لیے ہر دن میں بھوک اور محتاجی الگ الگ ہوتی ہے، کیونکہ بھوک روزانہ تازہ ہوتی ہے اور محتاجی بھی ہر دن نئی پیدا ہوتی ہے۔ تو ایک فقیر کی بھوک دس دن تک روزانہ دور

کرنا ایسے ہی ہے جیسے دس فقیروں کی بھوک ایک دن یا دس دن میں دور کرنا۔ اس طرح یہ معنوی طور پر دس مساکین کو کھلانے کے قائم مقام ہوگا، لہٰذا جائز ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج5، ص104، 105، دار الکتب العلمیۃ)

اسی کو اختصار کے ساتھ علامہ شامی رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا:

"لأن المقصود سد خلة المحتاج، والحاجة تتجدد بتجدد الأيام، فتكرر المسكين بتكرر الحاجة حكما فكان تعددا حكما"

ترجمہ: کیونکہ مقصود محتاج کی احتیاج دور کرنا ہے، اور حاجت ہر روز از سر نو پیدا ہوتی ہے، تو حاجت کے نو پید ہونے سے مسکین کا حکماً تکرر ہو جاتا ہے اور یوں حکماً تعدد حاصل ہو جاتا ہے۔ (الدر المختار ورد المحتار، ج3، ص480، دار الفکر)

اور عمدۃ الرعایہ میں ہے:

"فالدفع اليه في اليوم الثاني كالدفع الى غيره"

ترجمہ: تو دوسرے دن دینا ایسا ہے گویا کسی دوسرے فقیر کو دینا۔ (عمدۃ الرعایہ علی شرح الوقایۃ، ج3، ص424، دار الکتب العلمیۃ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** HAB-0644

**تاریخ اجراء:** 06 ربیع الثانی 1447ھ/30 ستمبر 2025ء